۴

درشانِ حمید الدّولہ

خواجہ ابراہیم ذوقؔ

پیش درس

عام طور پر بادشاہوں اور نوابوں کی تعریف میں کہی جانے والی نظم کو قصیدہ کہتے ہیں۔ اُردو شاعری میں قصیدہ نگاری کی ایک اہمیت ہمیشہ رہی ہے۔ شاعر قصیدے میں بادشاہ یا نواب کی تعریف خوب بڑھا چڑھا کر کرتا اور صلے میں انعام و اکرام پاتا۔ اُردو شعرا میں مرزا محمد رفیع سوداؔ، شیخ ابراہیم ذوقؔ اور مرزا غالبؔ کے قصیدے مشہور ہیں۔ غالبؔ اور ذوقؔ دونوں نے آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفرؔ کے دربار میں قصیدے پڑھے ہیں۔ بادشاہ کے علاوہ ان کے بڑے امیر درباری یا نواب کے محلوں میں عید بقرعید کے موقعوں پر شاعر قصیدے پیش کرتے تھے۔ ذوقؔ کا یہ قصیدہ نواب حمید الدولہ کی شان میں کہا گیا ہے۔ شاعر کا ایک دوست جب شاعر سے ملتا اور اسے بری حالت میں پاتا ہے تو شاعر کو تاکید کرتا ہے کہ جاؤ اور نواب صاحب کی خدمت میں قصیدہ پیش کرو۔ تمھارے تو ان سے بڑے اچھے تعلقات ہیں۔ وہ تمھاری خراب حالت کو ضرور درست کر دیں گے اور فیاضی دِکھانے میں دیر نہیں کریں گے۔ تب شاعر یعنی ذوقؔ نواب کی خدمت میں اپنا قصیدہ پیش کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ نواب اگر اپنی فیاضی دِکھائے تو قطرے کو گُہر اور پتھر کو لعل کردے۔ اگر نواب کسی کی مدد کے لیے اس کا ہاتھ پکڑیں اور اسے خاک بھی دیں تو لینے والا مالا مال ہو جائے۔ بادشاہ ظفر بھی نواب صاحب کو اپنا لائق بیٹا کہتے اور انھیں دوست رکھتے ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ نواب کی تعریف کرنے سے زبان قاصر ہے۔ ان کے لیے بس دعا ہی کی جاسکتی ہے کہ تیری دولت خوب بڑھے اور میری مراد بر آئے۔

اُنیسویں صدی میں جب مغل حکومت اپنے خاتمے پر پہنچ رہی تھی، اُردو شاعری میں قصیدے کی روایت زوروں پر تھی۔ دہلی کے دربار کے ساتھ لکھنؤ، حیدرآباد وغیرہ ریاستوں میں بڑے بڑے دربار قائم تھے اور شعرا یہاں پہنچ کر نوابوں کی خدمت میں قصیدے پیش کر کے خوب انعام و اکرام حاصل کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ملکی حکومتوں کے بعد انگریز حکومت میں بہت سے شاعر انگریز گورنروں کی خدمت میں قصیدے سنایا کرتے تھے۔

جان پہچان

ذوقؔ کا اصل نام شیخ محمد ابراہیم اور تخلص ذوقؔ ہے۔ وہ ۲۲؍اگست ۱۷۹۰ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ وہ غالبؔ کے ہم عصر تھے۔ ذوقؔ کی رسمی تعلیم نہایت معمولی تھی مگر مطالعے کے شوق نے ان کی فطری صلاحیتوں کے پروان چڑھنے میں مدد کی۔ ابتدا میں انھوں نے اپنے مدرسے کے استاد حافظ غلام رسول شوقؔ سے اصلاح لی۔ بعد میں شاہ نصیرؔ دہلوی کی شاگردی اختیار کی۔ ان کی قادر الکلامی سے متاثر ہوکر اکبر شاہ ثانی نے انھیں 'ملک الشعرا' اور 'خاقانیِ ہند' کے خطاب سے سرفراز کیا۔ آخری مغل تاجدار محمد سراج الدین بہادر شاہ ظفرؔ آغازِ سخن ہی سے ذوقؔ سے اصلاح لیتے رہے۔ ذوقؔ عربی اور فارسی زبان کے علاوہ متعدد علوم جیسے موسیقی، نجوم، طب، تعبیرِ خواب وغیرہ پر دسترس رکھتے تھے۔ اصنافِ سخن میں بالخصوص قصیدہ گوئی میں انھیں یدِطولیٰ حاصل تھا۔ اُردو ادب میں مرزا محمد رفیع سوداؔ اور ذوقؔ نے قصیدے کی صنف کو جو رفعت عطا کی، یہ انھی کا حصہ ہے۔ ان کے قصائد میں مستعمل علمی اصطلاحات سے علوم پر ان کی قدرت کا پتا چلتا ہے۔ ذوقؔ کا کلام بالعموم تصنع اور تکلف سے پاک ہے جس میں محاورات و اَمثال کا استعمال برمحل نظر آتا ہے۔ ۱۶؍نومبر ۱۸۵۴ء کو ذوقؔ کا انتقال دہلی میں ہوا۔

آج ہے وہ روزِ عشرت ، آج وہ دن عید کا
ہوتے ہیں آ کر بغل گیر آشنا سے آشنا

عید ہے ، گھر دوستوں کے جاتے ہیں ملنے کو دوست
ہے یہی رسمِ محبت ، ہے یہی راہِ وفا

ہاں ، چناں چہ ایک میرے بھی شفیق و مہرباں
یار جانی ، دوست صادق اور محبِّ باصفا

آئے میرے گھر وہ اور احوال میرا دیکھ کر
دیر تک حیراں رہے اور بعد حیرت یہ کہا

"ذوق تو تو اب تلک ووہی پریشاں حال ہے
ووہی اک کہنہ دو شالہ ، ووہی اک کہنہ قبا

یہ ترا حال اور تو نوّاب صاحب کا قدیم
دوست دار و خاکسار و خاکِ راہ و خاکِ پا

پھر جو ہے کم التفاتی اس قدر ، یہ کیا سبب
کیا گنہ ، کیا جرم ، کیا تقصیر ، تو نے کیا کِیا

وہ نہیں ایسا کہ تھوڑا دے کے تجھ کو ٹال دے
اور یہ کہہ دے "ابھی جلدی نہ کر ، تو ٹھیر جا"

جلد کر نوّاب سے احوال اپنا جا کے عرض
اور یہ جو کچھ حقیقت ہے ، یہ سب اُس کو سنا

جب سنے اُس آشنا کے منہ سے میں نے یہ کلام
ووہیں خدمت میں تری ، یہ کہہ کے میں حاضر ہوا

مطلع ثانی

بحر و بر میں جھاڑ دے دامن اگر تو فیض کا
قطرہ دُرِّ بے بہا ہو ، لعل سنگِ بے بہا

ہاتھ پکڑے جس کا تو ، ہاتھ آئے اس کے دستِ غیب
جس کو چٹکی خاک کی دے ، ہو وہ صاحب کیمیا

تجھ کو شاہنشاہِ دوراں اپنا فرزندِ لئیق
کہہ چکا ہے ، واہ وا ، تیری لیاقت ، واہ وا

دوست دارِ ملک و دولت خواہِ شاہِ دیں پناہ
ہوشیار و مردِ آخر بیں ، امیر و پارسا

کیا لکھوں تعریف تیری ، میری قاصر ہے زباں
لیک تیرے حق میں ہے یہ دم بدم دل سے دعا

عید ہو تجھ کو مبارک اور دولت ہو فزوں
اور بدولت تیری ، میرا بھی بر آئے مدعا

معانی و اشارات

روزِ عشرت	-	عیش کا دن
محبِّ باصفا	-	مخلص دوست
دوست دار	-	دوست، بھلا چاہنے والا
خاکِ راہ	-	راستے کی خاک مراد معمولی
خاکِ پا	-	پاؤں کی دھول مراد معمولی
کم التفاتی	-	کم میل جول، توجہ کم کرنا
تقصیر	-	گناہ، خطا، غلطی
وو ہیں	-	وہ ہی، ویسا ہی، اُسی وقت
دستِ غیب	-	غیبی مدد کرنے والا ہاتھ
صاحب کیمیا	-	مراد دولت مند
شاہنشاہِ دوراں	-	زمانے کا شہنشاہ
فرزندِ لئیق	-	لائق بیٹا
دوست دارِ ملک	-	ملک کو دوست رکھنے والا
دولت خواہِ شاہ دیں پناہ	}	دین کو پناہ دینے والے بادشاہ کی حکومت کا بھلا چاہنے والا
مردِ آخر بیں	-	آئندہ کو دیکھ لینے والا
لیک	-	لیکن
دم بدم	-	ہر سانس میں
فزوں	-	زیادہ

مشقی سرگرمیاں

* شکلی خاکہ مکمل کیجیے۔

* شاعر کے گھر آنے والے دوست کے لیے شاعر نے جن صفاتی الفاظ کا استعمال کیا ہے، ان لفظوں کو شکلی خاکے میں لکھیے۔

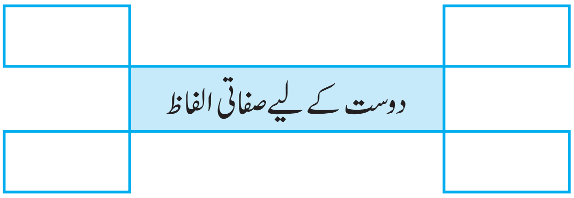

* ذیل کی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔

۱۔ قصیدے کے اجزائے ترکیبی پر مختصراً روشنی ڈالیے۔

۲۔ قصیدے میں بیان کیے گئے عید کے منظر کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

۳۔ شاعر کے دوست کی حیرت کا سبب بیان کیجیے۔

۴۔ قصیدے سے 'صنعتِ تضاد' کا شعر پہچان کر لکھیے۔

۵۔ دوست نے نواب صاحب سے ذوقؔ کے تعلق کو بیان کرنے کے لیے جن لفظوں کو استعمال کیا ہے، اُن لفظوں کا شکلی خاکہ تیار کیجیے۔

۶۔ دوست کے الفاظ میں ذوقؔ کے حالات بیان کیجیے۔

۷۔ نواب صاحب سے ملنے کے متعلق ذوقؔ کے دوست کی ترغیب کا انداز بیان کیجیے۔

۸۔ ذوقؔ کے قصیدے کا خلاصہ لکھیے۔

۹۔ قصیدے سے 'گریز' کا شعر تلاش کرکے لکھیے۔

۱۰۔ قصیدے سے حسنِ طلب کا شعر تلاش کر کے لکھیے اور شعر کی تشریح کیجیے۔

* درج ذیل شعر کی روشنی میں عید کے دن کی رسومات تحریر کیجیے۔

عید ہے ، گھر دوستوں کے جاتے ہیں ملنے کو دوست
ہے یہی رسمِ محبت ، ہے یہی راہِ وفا

* مندرجہ ذیل شعر میں جس صنعت کا استعمال ہوا ہے، اس کی نشان دہی کیجیے۔

کیا لکھوں تعریف تیری ، میری قاصر ہے زباں
لیک تیرے حق میں ہے یہ دم بدم دل سے دعا

* درج ذیل اشعار کی صنعتیں پہچانیے۔

۱۔ یہ ترا حال اور تو نوّاب صاحب کا قدیم
دوست دار و خاکسار و خاکِ راہ و خاکِ پا

۲۔ بحر و بر میں جھاڑ دے دامن اگر تو فیض کا
قطرہ دُرِّ بے بہا ہو، لعلِ سنگِ بے بہا

* ابراہیم ذوقؔ اُردو کے مشہور شاعر تھے۔ ان کے فن و شخصیت پر ۲۵ تا ۳۰ رسطروں کا مضمون لکھیے۔

سرگرمی/منصوبہ

'اُردو کمار بھارتی' نویں، دسویں جماعت سے قصیدے نقل کر کے دونوں قصیدوں کے (۱) شاعر کا تعارف (۲) قصیدے کے اجزا (۳) قصیدے کا انداز اور (۴) ہجویہ قصیدہ، شخصی قصیدہ کی تفصیلات پر مبنی منصوبہ تیار کیجیے۔